مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر بھیج کر اس کی تخلیق کے مقصد کو پورا کیا تاکہ وہ دنیا میں پہنچ کر اس کے احکامات کو بجالائے اور انسانوں کے اندر رہتے ہوئے اپنی تمام صلاحیتوں کو مثبت امور کے سرانجام دینے اور منفی امور سے اجتناب میں صرف کرے یہی منشاء الٰہی ہے۔

زمانہ قدیم سے ہی انسانی روح زیر بحث رہی ہے کہ کونسی ایسی چیز ہے جس کا وجود انسان کو متحرک بناتا ہے اور جس کا وجود انسان کو متحرک بناتا ہے اور جس کا عدم انسان کو جمود بنا دیتا ہے۔اور پھر یہ کہ انسانی روح کہاں سے آتی ہے؟ کہاں جاتی ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ باقی الہامی مذاہب کو اس کے بارے میں کوئی وحی نہیں عطا کی گئی اس لیے تو انہوں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔

جب کہ اس کے مقابل اسلام ہی ایک ایسا الہامی مذہب ہے جو روح کا صحیح تصور پیش کرتا ہے "قل الروح من امر ربی" کہنے سے تخلیق کی وضاحت کی پھر اس کو انسانی جسم کے قالب میں رکھا۔ جس کی میعاد اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھی ہے اور اس میعاد کے پورا ہونے کے بعد اس کا مستقر دوسرا مقام ہوگا جہاں پر قیامت تک رہے گی اور پھر یوم جزاو سزا کے دن اس کو اس انسانی قالب دیا جائے گا۔ جس میں وہ حساب و کتاب کے بعد اپنے اعمال کے مطابق جنت یا دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سکونت پذیر ہو گی۔

میں نے اپنے اس مقالہ کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

باب اول: روح کا معنی و مفہوم

اس کی تین فصلیں ہیں۔

فصل اول جس میں لغۃً واصطلاحاً روح کا معنی و مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

فصل دوم میں روح کی اقسام کو ذکر کیا گیا ہے۔

فصل سوم میں روح اور نفس کے فرق کو بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم: روح سے متعلق اسلامی ادب: ایک تعارف

اس کی بھی تین فصلیں ہیں۔

فصل اول میں تفاسیر میں مباحث روح: ایک تعارف کو بیان کیا گیا ہے۔

فصل دوم میں شروح حدیث میں مباحث روح: ایک تعارف کو بیان کیا گیا ہے۔

فصل سوم میں کتب تصوف اور روح پر لکھی جانے والی کتب: ایک تعارف کو بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم: روح سے متعلق اسلامی ادب: تجزیاتی مطالعہ

اس کی بھی تین فصلیں ہیں۔

فصل اول میں تفاسیر میں مباحث روح کا تجزیاتی مطالعہ بیان کیا گیا ہے۔

فصل دوم میں شروح حدیث میں مباحث روح کا تجزیاتی مطالعہ بیان کیا گیا ہے۔

فصل سوم میں کتب تصوف اور روح پر لکھی جانے والی کتب کا تجزیاتی مطالعہ بیان کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق

- اس مقالہ میں تجزیاتی طریقہ تحقیق کو اختیار کیا گیا ہے۔
- عملی تحقیق کو تحریری صورت میں لانے کے لیے حاصل شدہ معلومات کو مندرجہ بالا ابواب و فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- حوالہ جات فٹ نوٹ میں دیئے گئے ہیں جس کے لیے جی سی یونیورسٹی کا فارمیٹ استعمال کیا گیا ہے۔
- اصل عبارت میں تبدیلی اور حذف سے گریز کیا گیا ہے۔
- پہلی دفعہ مکمل حوالہ اس کے بعد صرف کتاب کے نام پر اکتفاء کیا گیا ہے۔
- مقالہ کے آخر میں مصادر مراجع کی فہرست شامل کی گئی ہے۔

مجھے اس بات کا مکمل اعتراف ہے کہ موضوع کی وسعت میری کم علمی اور تحقیقی کام میں ناتجربہ کاری کی بنا پر مقالہ کے بہت پہلو تشنہ رہ گئے ہوں گے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ انسانی عقل کبھی بھی مکمل نہیں ہوتی اور تمام پہلوؤں کا ادراک انسانی بساط سے ماوراء ہے بارگاہ ایزدی میں "رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" کا طالب ہوں۔ کہ وہ دین اسلام کی بصیرت عطا فرمائے۔

آمین